Gmail by Google

Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

Question about Faraa'ez of Ghusal

Ali Bhai <sali.kfu@gmail.com>
Bcc: daruliftadarululoom@gmail.com

8 December 2015 at 07:27

السلام و علیکم ورحمت اللہ

میرا سوال غسل کے فرائض سے متعلق ہے. میری معلومات کے مطابق غسل کے تین فرائض ہیں.

۱. کلّی کرنا

۲. ناک میں پانی ڈالنا

۳. پورے بدن پر اتنا پانی بہانا کہ بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہے.

مجھے میرے دوست نے بتایا ہے کہ کلّی کرنے میں غرارہ کرنا بھی شامل ہے. اگر روزہ سے ہو تو غرارہ نہیں کرنا چاہیے. میرا نقطہ نظر یہ تھا کہ اگر غرارہ کرنا فرائض میں سے ہے تو روزے کی حالت میں فرض عمل سے چھوٹ کیسی!!

براے مہربانی مجھے بتایے کہ غرارہ کرنا غسل کے فرائض میں شامل ہے یا مسنون عمل ہے یا مستحبات میں سے ہے.

جزاک اللہ..

سید علی

جواب منسلک ہے۔

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

فرض غسل میں کلی کرنا، اور ناک کے نرم حصے میں پانی پہنچانا فرض ہے، تاہم غرارہ کرنا فرض نہیں بلکہ مسنون ہے، البتہ روزہ دار کے لئے کلی کرنا مکروہ ہے، کیونکہ اسمیں روزہ دار کے حلق میں پانی جانے کا اندیشہ ہے۔

الدر المختار (1/ 151)

(وفرض الغسل---------- غسل) كل (فمه) ويكفي الشرب عبا,لأن المج ليس بشرط في الأصح.

الدر المختار (1/ 116)

(وغسل الفم والانف والمبالغة فيهما) بالغرغرة، ومجاوزة المارن (لغير الصائم) لاحتمال الفساد.

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (ص: 102)

قوله: "غسل الفم والأنف" أي بدون مبالغة فيهما فإنها سنة فيه على المعتمد، وشرب الماء عبا يقوم مقام غسل الفم.

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (ص: 70)

"و" يسن "المبالغة في المضمضة" وهي إيصال الماء لرأس الحلق "و" المبالغة في "الاستنشاق" وهي إيصاله إلى ما فوق المارن "لغير الصائم" والصائم لا يبالغ فيها خشية إفساد الصوم لقوله عليه الصلاة والسلام: "بالغ في المضمضة والاستنشاق إلا أن تكون صائما"

قوله: "والمبالغة" فيهما هي سنة في الطهارتين على المعتمد وقيل سنة في الوضوء واجبة في الغسل إلا أن يكون صائما نقله القهستاني عن المنية وشارح الشرعة عن صلاة البقالي واعلم أن المضمضة والإستنشاق سنتان مشتملتان على سبع سنن الترتيب والتثليث والتجديد وفعلهما باليمين والمبالغة فيهما والمج والاستنثار

قوله: "والصائم لا يبالغ" أي مطلقا ولو صام نفل قوله: "خشية إفساد الصوم" فهو مكروه كذوق شيء ومضغه.س

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (2/ 91)

أَنَّ الْمَاءَ لَا يَسْبِقُ الْحَلْقَ فِي الْمَضْمَضَةِ، وَالِاسْتِنْشَاقِ عَادَةً إلَّا عِنْدَ الْمُبَالَغَةِ فِيهِمَا، وَالْمُبَالَغَةُ مَكْرُوهَةٌ فِي حَقِّ الصَّائِمِ، قَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جاری ہے -----

Scanned by CamScanner

-- لِلَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ: «بَالِغْ فِي الْمَضْمَضَةِ، وَالِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا»

فَكَانَ فِي الْمُبَالَغَةِ مُتَعَدِّيًا فَلَمْ يُعْذَرْ بِخِلَافِ النَّاسِي... واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبدالودود

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۷/ربیع الاول/۱۴۳۷ھ

۲۹/دسمبر/۲۰۱۵ء

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۱۸ ربیع الاول ۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ
۱۷/۳/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح
محمد طاہر غفرلہ
۱۷/۳/۱۴۳۷ھ

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۱۲/۱۷۶۷
۱۸/۳/۱۴۳۷ھ
۳۰/۱۲/۲۰۱۵

Scanned by CamScanner